کیا سالی سے زنا کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3590

تاریخ اجراء: 25 شعبان المعظم 1446ھ / 24 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص نے معاذ اللہ اپنی سالی کے ساتھ زنا کر لیا، تو کیا بیوی سے نکاح پر کوئی فرق پڑے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں سالی اور بہنوئی دونوں کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے اور اس گناہ کے سبب عذاب الٰہی کے مستحق ہوئے، ان پر لازم ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اس سے سچی توبہ کریں اور آئندہ اس کبیرہ گناہ سے باز رہیں اور شرعی احکام کے مطابق پردے کی مکمل پابندی کریں۔

تاہم! سالی کے ساتھ معاذ اللہ زنا کرنے کے سبب زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی اور نکاح میں کوئی فرق نہیں آیا، جبکہ زنا کو حرام سمجھ کر ہی مرتکب ہوا ہو۔ ہاں اگر کسی نے سالی سے زنا کو حلال سمجھ کر کیا تو وہ کافر و مرتد ہو گیا، اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ یونہی اگر سالی سے شبہہ اور دھوکے میں وطی ہو جائے تو جب تک سالی اس وطی بالشبہہ کی عدت سے نہ نکلے، مرد اپنی منکوحہ کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، یہ حرمت اتنے ہی دنوں کے لیے ہو گی، اس کی عدت ختم ہو جانے کے بعد عورت بدستور حلال ہو جائے گی۔

نوٹ: یاد رہے کہ عورت کا دیگر غیر محارم کی طرح اپنے بہنوئی و دیور وغیرہ سے بھی پردہ کرنا لازم ہے بلکہ ان سے پردے میں زیادہ احتیاط ہونی چاہئے کہ رشتہ داری کی وجہ سے جھجک کم ہوتی ہے، جس کی وجہ سے فتنوں کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان سے پردے کی سخت تاکید بیان ہوئی ہے، یہاں تک کہ حدیثِ مبارک میں دیور کو موت قرار دیا گیا ہے۔ اگر ان معاملات میں غفلت برتی جائے تو نوبت معاذ اللہ زنا تک پہنچ جاتی ہے اور زنا سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے، جس کا مرتکب سخت گنہگار اور عذاب جہنم کا حق دار ہے، اور قرآن و حدیث میں اس کی شدید مذمت بیان ہوئی ہے۔

زنا کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:(وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾) ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔(پ15، بنی اسرائیل:32)

صحیح بخاری میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"رایتُ اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدي فاخرجانی الی الارض المقدسۃ۔۔۔ فانطلقنا الی ثقبٍ مثل التنّور اعلاہ ضیق واسفلہ واسعٌ یتوقّد تحتہ نارٌ فاذا اقترب ارتفعوا حتی کادوا ان یخرجوا فاذا خمدت رجعوا فیھا وفیھا رجال ونساء عراۃٌ فقلتُ: من ھذا؟ قالا:۔۔۔ والذی رایتَہ فی الثقب فھم الزناۃ" ترجمہ: میں نے رات کے وقت دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے مقدس سر زمین کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اُن میں ایک یہ بات بھی ہے کہ) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ ہے اور نیچے سے کشادہ، اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں، جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں حتی کہ نکلنے کے قریب ہوجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہوتے ہیں تو وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے کہا، جو لوگ آپ نے کنویں میں دیکھے تھے وہ یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔(صحیح بخاری، ج 01، ص 465، دار ابن کثیر، بیروت، ملتقطاً)

صحیح بخاری شریف اور دیگر کتبِ احادیث میں دیور سے پردے کی تاکید کچھ یوں مذکور ہے:"والنظم للاول "عن عقبۃ بن عامر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "إیاکم والدخول علی النساء" فقال رجل من الأنصار یارسول اللہ أفرأیت الحمو؟ قال "الحمو الموت"۔" یعنی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے متعلق ارشاد فرمائیے تو فرمایا: دیور تو موت ہے۔(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل۔۔۔الخ، ج 05، ص 2005، دار ابن کثیر، بیروت)

مذکورہ حدیث کے متعلق مراۃ المناجیح میں ہے:"یعنی بھاوج کا دیور سے بے پردہ ہونا موت کی طرح باعث ہلاکت ہے۔ یہاں مرقات نے فرمایا کہ حمو سے مراد صرف دیور یعنی خاوند کا بھائی ہی نہیں بلکہ خاوند کے تمام وہ قرابت دار مراد ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے خاوند کا چچا ماموں پھوپھا وغیرہ۔ **اسی طرح بیوی کی بہن یعنی سالی اور اس کی بھتیجی بھانجی وغیرہ سب کا یہ ہی حکم ہے۔** خیال رہے کہ دیور کو موت اس لیے فرمایا کہ عادتاً بھاوج دیور سے پردہ نہیں

کرتیں بلکہ اس سے دل لگی، مذاق بھی کرتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اجنبیہ غیر محرم سے مذاق دل لگی کسی قدر فتنہ کا باعث ہے۔اب بھی زیادہ فتنہ دیور بھاوج اور سالی بہنوئی میں دیکھے جاتے ہیں۔" (مرآۃ المناجیح، ج 05، ص 14، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

سالی سے زنا کے متعلق جزئیات:

تنویر الابصار و در مختار میں ہے" وفي الخلاصة: وطئ أخت امرأته لا تحرم عليه امرأته "ترجمہ: خلاصہ میں ہے کہ سالی سے زنا کی وجہ سے بیوی حرام نہ ہو گی۔ (تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج 4، ص 113۔۔116، کوئٹہ)

رد المحتار میں ہے" وقوله: لا يحرم أي لا تثبت حرمة المصاهرة، فالمعنى: لا تحرم حرمة مؤبدة، وإلا فتحرم إلى انقضاء عدة الموطوءة لو بشبهة قال في البحر: لو وطئ أخت امرأة بشبهة تحرم امرأته ما لم تنقض عدة ذات الشبهة۔۔"ترجمہ: رد المحتار میں ہے ماتن کے قول "حرام نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی تو معنیٰ یہ ہے کہ حرمت ابدی نہیں ہو گی ورنہ سالی کے ساتھ شبہہ میں وطی سے اس کی بیوی عدت پوری ہونے تک حرام رہتی ہے۔ بحر میں کہا ہے اگر سالی سے شبہہ کی بنا پر وطی ہو جائے تو بیوی حرام رہتی ہے جب تک شبہہ والی وطی کی عدت پوری نہ گزر جائے۔ (رد المحتار، ج 4، ص 116، 115، مطبوعہ: کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "مذہبِ معتمد و محقق میں استحلال بھی علی اطلاقہ کفر نہیں جب تک زنا یا شربِ خمر یا ترک صلاۃ کی طرح اس کی حرمت ضروریاتِ دین سے نہ ہو غرض ضروریات کے سوا کسی شے کا انکار کفر نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 05، ص 101، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لڑکی کے نکاح کے بعد، بغیر طلاق لیے اس کا نکاح آگے کسی اور سے کر دینے کے متعلق ایک طویل سوال کے جواب میں سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "لڑکی کا باپ دیوث ہے جس نے اپنی بیٹی زنا کے لئے دی بلکہ والدین کا یہ کہنا کہ قاضی نے بغیر طلاق حلال کر دیا کلمہ کفر ہے کہ انہوں نے قاضی کے کہنے سے زنا کو حلال جانا واستحلال المعصية كفر (گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے۔) ان کا آپس میں نکاح نہ رہا دونوں نئے سرے سے مسلمان ہو کر پھر آپس میں نکاح کریں۔" (فتاوی رضویہ، ج 18، ص 622، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net